Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج اعلان کرو کہ ہر بے پردہ عورت کی وصیت منسوخ کی جائے

جماعتی نظام کا فرض ہے کہ دوسروں کا مال کھانے والوں کو نظامِ وصیت سے نکال دے

نظامِ وصیت نافرمانوں کی جماعت نہیں زیادہ قربانیاں کرنے والوں کی جماعت ہے

۶۱ ویں مجلس مشاورت کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشادات

مجلس مشاورت کی تفصیلی روداد - قسط نمبرہ

اس کے بعد سب کمیٹی کے صدر چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے خواتین کی وصیت کے بارے میں شوریٰ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں سب کمیٹی کی طرف سے طے کئے گئے قواعد پڑھ کر سنائے تھے چوہدری صاحب کے قواعد سنانے سے پہلے حضور نے فرمایا:-

"اصل بات یہ ہے کہ موصی اور غیر موصی کی زندگی میں کوئی مابہ الامتیاز ہونا چاہیئے وہ پوری باقاعدگی سے زیادہ نمازیں پڑھتا ہو۔ خوش اخلاق ہو۔ دوسروں کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والا ہو۔

یہ نظام جماعت احمدیہ کے اندر ایک گروہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جو نمایاں قربانی کرنے والا ہو جس طرح ہر سیب کے آگے ہوتے کا پھل لگا ہوتا ہے جو کہ چیر کر آگے نکل جاتا ہے۔ اس طرح سے وہ لکڑی کے ڈنڈے سے ممتاز ہونا چاہیئے"

اس کے بعد مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے خواتین کی وصیت کے بارے میں قواعد پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں رانا محمد خان صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت مشورہ دینے والے احباب کے نام طلب کئے۔ مشورہ دینے والوں کے نام لکھے جا چکے تھے کہ حضور چھ بجکر دس منٹ پر اٹھ کر ملحقہ گیسٹ ہاؤس سرائے خدمت میں تشریف لے گئے۔ حضور کے واپس جانے کے بعد کارروائی جاری رہی اور مکرم اعجاز نصر اللہ طوبیٰ اسلام آباد۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم، محمد عبداللہ صاحب کنری، عثمان علی صاحب مخدوم، ادریس نصر اللہ صاحب، مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ۔ عتیق احمد صاحب باجوہ وہاڑی۔ محمد یعقوب صاحب چک نمبر ۲۷ ساہیوال۔ سید عبدالحفیظ صاحب اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ان قواعد پر اظہار خیال کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام مشوروں کو سننے کے بعد فرمایا کہ جن دوستوں نے اپنی آراء دی ہیں۔ ان میں سے بعض نے بڑی دلچسپ باتیں بھی کہی ہیں کہ اگر کوئی بچی طالب علم ہے اور وہ پیسہ نہیں دے سکتی۔ تو اسے وصیت کرنے دی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر وہ مالی قربانی کرنے کے قابل نہیں ہے تو وصیت نہ کرے۔ کل کو یہ بھی کہا جائیگا کہ فلاں شخص نماز نہیں پڑھتا اب اسے وصیت بھی نہ کرنے دی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کے لئے وصیت کرنا ضروری نہیں۔ ہر اک احمدی کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے مقبول اعمال صالحہ بجالاتا ہے اسے جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ جنت ملنے کا فیصلہ تو مالک و خالق خدا نے کرنا ہے۔ یہ جو موصیوں کی جماعت غلبۂ اسلام کی مہم میں شامل ہونے والی ہے ان کو اپنا مقام پہچاننے کے لئے اور ذمہ داریوں کا علم حاصل کرنے کے لئے نمونوں کی ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ ہر جماعت میں ایسے لوگ ہوں۔ جو میدان میں زیادہ قربانیاں کرنے والے ہوں اور ہر حال میں ایسے اعمال صالحہ بجالانے والے ہوں کہ ہر جگہ وہ نمونوں کے طور پر پیش کئے جا سکیں اور ان کو دیکھ کر باقی لوگ بھی اپنا معیار قائم رکھ سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ پیدا ہوئے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ وہ روحانی قابلیت کے مطابق آگے بڑھنے والے اور دعائیں کرنے والے ہوں اپنے لئے بھی اور دیگر

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد خان

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۱ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ۸ شہادت ۱۳۵۹ ہش ۸ اپریل ۱۹۸۰ء | نمبر ۸۰

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۷ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ کو ابھی قارورہ میں انقباض ہے اور ضعف بھی ہے۔ احباب کرام درد دل اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ شافی مطلق قادر و کریم و رحیم و رحمٰن خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ہمارے محبوب امام ایدہ الودود کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔
- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت قلب کے حملہ کی وجہ سے آج بھی ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ شافی مطلق مولا کریم حضرت سیدہ موصوفہ کو شفا عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقاتیں تا اطلاع ثانی بند ہیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ ملاقاتیں تا اطلاع ثانی بند ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ [illegible]

(نظارت امور عامہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ شہادت ۱۳۵۹ ہش
۲۱ جمادی الاول ۱۴۰۰ ھ

بیخوفی کی زندگی اور اُس کا ہولناک انجام

گزشتہ شمارہ میں ہم عبادتِ الٰہی کے دو حصوں۔ خوفِ الٰہی اور محبتِ الٰہی پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ان دونوں حصوں کو ملحوظ نہ رکھا جائے۔ عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

اگر خوفِ الٰہی کو مدِّنظر نہ رکھا جائے اور یہ یقین نہ ہو کہ خدا تعالیٰ ارحم الراحمین ہونے کے ساتھ ساتھ شدید العقاب بھی ہے اس وقت تک انسان گناہوں سے نہیں بچ سکتا۔ بے خوفی گناہوں کے ارتکاب پر دلیری پیدا کرتی ہے اور اباحتی زندگی کا دروازہ کھولتی ہے۔ مروجہ مذاہب میں سے جن مذاہب میں خوفِ الٰہی کو نظر انداز کر کے صرف محبتِ الٰہی پر زور دیا گیا ہے ان کے متبعین میں بالآخر اباحت کا دروازہ کھلے بغیر نہیں رہا اور صلاح اور نیکی اور پاکیزگی و طہارت کے اوصاف ان میں سے یوں غائب ہوئے کہ گویا مذہب سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اسی لئے اسلام نے محبتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ خوفِ الٰہی پر بھی زور دیا ہے اور گناہوں کے سدِّباب کے پیشِ نظر خوفِ الٰہی کو مقدم کیا ہے جیسا کہ وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا (الاعراف آیت ۵۷) سے ظاہر ہے۔

ظاہر ہے نیکیاں بجا لانے کی توفیق جبھی مل سکتی ہے کہ انسان گناہوں کے ارتکاب سے بچے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بعض نواہی کا ذکر کرنے کے بعد خبردار فرمایا ہے کہ ان نواہی کی ایک غرض یہ بھی ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کون خدا تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے اور کون بے خوف ہو کر من مانی کرنے میں مگن رہتا ہے۔ پھر ساتھ ہی حدود اللہ کی پرواہ کئے بغیر من مانی کرنے اور بے خوفی کی زندگی گزارنے والوں کو دردناک عذاب سے ڈرایا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

"لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝"

(المائدۃ آیت ۹۵)

ترجمہ:۔ (یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے) تاکہ اللہ ان لوگوں کو ظاہر کر دے جو غیبی طور پر اس سے ڈرتے ہیں۔ پھر بھی جو شخص اس (حکم کے سننے) کے بعد حد سے باہر نکلے گا تو اسے دردناک عذاب ہوگا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کمال بے خوفی سے گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ وہ بے خوفی سے گناہوں کا ارتکاب کرنے کے باوجود امن میں رہیں گے۔ نافرمانی اور گناہوں میں دلیری کی سزا کے طور پر وہ اسی دنیا میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝"

(النحل۔ آیات ۴۶ تا ۴۸)

ترجمہ: پھر کیا برائیاں کرنے والے اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا اس طرف سے ان پر عذاب وارد کر دے جہاں سے آنے کا انہیں خیال تک نہ ہو یا انہیں ان کے دوروں میں ہی (کسی جگہ) پکڑ لے۔ پس وہ (اس معاملہ میں اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں۔ یا وہ انہیں دہشت زدہ کر کے آہستہ آہستہ پکڑ لے (یہ اپنے وقت پر ہوگا) کیونکہ تمہارا پروردگار بہت شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے ایسے نافرمانوں یعنی بے خوفی سے گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں اور یا مخصوص ظلم کی راہ سے حد کے برگزیدہ بندوں کو اذیتیں پہنچانے والوں کو خبردار فرمایا کہ اس بے خوفی کے نتیجہ میں وہ اور بھی کئی قسم کے عذابوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

"اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۝" (بنی اسرائیل آیات ۶۹۔۷۰)

ترجمہ:۔ پس کیا تم (خوفِ الٰہی سے عاری ہونے کے باعث) نڈر ہو گئے ہو کہ اللہ تمہیں خشکی کے کنارے پر ہی (زمین میں) دھنسا دے یا تم پر سنگریزوں والی زبردست آندھی چلا دے اور پھر تم اپنا کسی کو چارہ گر بھی نہ پاؤ۔ کیا تم بے خطر ہو گئے ہو کہ وہ دوسری بار پھر تمہیں سمندر میں لوٹا دے اور پھر تم پر طوفانِ باد و باراں بھیج دے۔ پھر تمہاری ناشکری کے باعث تمہیں غرق کر ڈالے اور پھر اس (عذاب) پر تم ہمارے خلاف اپنا کوئی مددگار نہ پاؤ۔

خوفِ خدا سے عاری ہو کر مسلسل نافرمانیاں کرنے اور ظلم کی راہ اختیار کرنے کے ہولناک انجام سے اللہ تعالیٰ نے بار بار خبردار فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

"ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝"

(الملک۔ آیات ۱۷ تا ۱۹)

ترجمہ: کیا تم آسمان میں رہنے والی ہستی سے اس بات سے نڈر ہو گئے ہو کہ وہ تم کو زمین میں ذلیل کر دے پھر ناگہاں زمین جنبش کرنے لگے۔ کیا آسمان میں رہنے والی ہستی سے تم اس بارہ میں بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تم پر پتھروں کا مینہ برسا دے۔ سو (جس شکل میں بھی میرا غضب نازل ہوگا) تم جان لوگے کہ میرا ڈرانا کیسا سخت تھا۔ اور جو لوگ تم سے پہلے ہوئے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ پھر انہوں نے (دیکھا یا نہ دیکھا کہ) میرا عذاب کیسا سخت تھا۔

الغرض بے خوفی کی زندگی کا انجام بہت ہولناک ہے تاوقتیکہ انسان سچی اور حقیقی توبہ کر کے اور بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجا لا کر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے نہ لے آئے۔ اسی لئے اسلام نے محبتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ خوفِ الٰہی پر بہت زور دیا ہے۔ بلکہ اسے محبتِ الٰہی سے مقدم رکھا ہے۔

ضروری اعلان

مورخہ ۱۰ اپریل شام آٹھ بجے موضع شیخ پور ضلع گجرات میں ہونے والے ضلعی سالانہ اجتماع میں قائدین اضلاع، نگران حلقہ جات کی ایک میٹنگ ہوگی۔ ضلع راولپنڈی، گجرات اور جہلم کے جملہ قائدین سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں، حتی الامکان اس اہم میٹنگ میں شرکت فرمائیں!

(ناصر احمد جنجوعہ نائب قائد ضلع گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میدانِ تبلیغ کے چند دلچسپ اور سبق آموز واقعات

(۱) حجرِ اسود کے متعلق ایک ہندو ڈاکٹر کے اعتراض کا جواب (۲) کسی کو کار پر لفٹ دینا بعض دفعہ نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے، (۳) رہنمائی کی ایک واردات اور حفاظتِ الٰہی

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب، انسپکٹر ایم۔ اے سابق مبلغ اسلام مغربی افریقہ و جزائر فجی)

جزائر فجی میں محترم حاجی عبد اللطیف صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ "سووا" کے ایک ہندو دوست ڈاکٹر کشور چند تھے جن کی والدہ اور بیوی انگریز تھیں وہ "سووا" سے کوئی بیس میل دور ایک گورنمنٹ ہسپتال کے انچارج تھے اور حاجی صاحب کی وجہ سے احمدیہ مشن سے ان کے بڑے اچھے مراسم تھے ہماری جماعت کے جذبۂ خدمتِ خلق سے وہ بہت متاثر تھے۔

جولائی ۱۹۷۱ء میں ایک روز محترم حاجی صاحب مرحوم جب عصر کی نماز کے لئے مسجد آئے تو نماز کے بعد مجھے کہنے لگے "چلیں آج ڈاکٹر کشور چند اور ان کے ہسپتال کے لوگوں کو تبلیغ اسلام کے لئے ان کے پاس چلیں" میں نے کہا۔ پہلے فون کر کے ان سے اجازت لے لیں۔ چنانچہ حاجی صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے فون پر بات کی۔ اور ان کی رضامندی پر ہم دونوں بذریعہ کار اسی وقت "سووا" سے روانہ ہو کر کوئی آدھ گھنٹہ میں ڈاکٹر صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ ان کے گھر میں چائے وغیرہ پینے کے بعد کوئی ایک گھنٹہ تک ان سے ان کے گھر کے کئی افراد کی موجودگی میں تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔

انسانی فطرت اور توحیدِ الٰہی

ڈاکٹر صاحب کا خیال تھا کہ ہندو مذہب بھی درحقیقت ایک خدا کا ہی تصور پیش کرتا ہے اور خدا کا قائل ہے کیونکہ یہ عقیدہ انسانی فطرت کی آواز ہے اور خدا چونکہ نظر نہیں آتا اس لئے محض اپنے دل کی تسلی اور خدا کی مختلف صفات کے مادی اظہار کے لئے ہندوؤں نے اس کی صفات کے ناموں پر دیوتے اور بت بنا لئے ہیں ورنہ حقیقت میں وہ بھی اس کائنات کے ایک اور حقیقی خدا کے قائل ہیں اور اسے ہی واحد مطلق مانتے ہیں۔ پھر کہنے لگے۔

"مسلمان بھی تو موحد ہونے کے باوجود خانہ کعبہ کے حجرِ اسود کی عبادت کرتے اسے ہندوؤں کی طرح چومتے اور اس کے آگے سجدے کرتے ہیں بلکہ میں نے عرب ممالک میں کئی بڑے اچھے مسلمانوں کو اپنے بزرگوں اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

ہندو مذہب کا خلاصہ

خاکسار نے جواب میں انہیں بتایا کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے ہندو مذہب کا پوری طرح مطالعہ نہیں کیا اور نہ کسی ہندو پنڈت یا مذہبی لیڈر سے گفتگو کے نتیجہ میں آپ نے ہندو مذہب کے متعلق یہ نظریہ قائم کیا ہے۔ یہ محض آپ کے اپنے خیالات ہیں جنہیں آپ نے مذہبی نظریہ تصور کر لیا ہے۔ مگر یہ درست ہے کہ ایک ہندو اور مشرک کی فطرت بھی مذہبی تعصب سے مسخ ہونے سے قبل یقیناً وحدانیت کی طرف ہی مائل ہوتی ہے تاہم موجودہ ہندو مذہب کی بنیاد محض ایک خدا کے عقیدہ پر ہرگز نہیں ہے اور نہ ایک اور ہستی خدا کی وحدانیت کی طرف مائل ہیں وہ بھی خدا کو واحد مطلق ہستی کی نہیں مانتے اور نہ اسے جزا سزا دینے یا نہ دینے میں مختار کل مانتے ہیں۔ ہندوؤں کی مستند مذہبی کتب میں ان کے مختلف خداؤں اور دیوتاؤں کے آپس میں جنگ کر کے ایک دوسرے کو زیر کرنے کی عجیب عجیب کہانیاں لکھی ہیں اور ہندو لوگ دولت، محبت، جنگ، شراب، مصائب وغیرہ کے علیحدہ علیحدہ دیوتاؤں کے قائل ہیں جن کے بتوں کو وہ پوجتے اور سجدے کرتے ہیں البتہ آج کل کے آپ کی طرح کے بعض ماڈرن قسم کے ہندو اپنی موحد فطرت کی آواز سے مجبور ہو کر ہندو عقائد کو خیرباد کہہ رہے ہیں اور اب محض قوم پرستی کی وجہ سے ہندو کہلاتے ہیں۔ ہماری لائبریری میں ہندو مذہبی کتب اور ان کے مستند ترجمے موجود ہیں کبھی "سووا" تشریف لائیں تو ہم آپ کو اصل کتب سے یہ ہندو عقائد اور تعلیم دکھائیں گے۔

حجرِ اسود چومنے سے مقصد اس کی عبادت نہیں

رہا بعض مسلمانوں کا قبروں پر سجدے وغیرہ کرنا تو یہ اسلام کی واضح اور بنیادی تعلیم کے صریح خلاف ہے اور ایسا کرنے والے صحیح معنوں میں مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ کلمہ شریف جسے زبان سے دہرا کر اور دل سے تسلیم کر کے ایک غیر مسلم مسلمان ہوتا ہے اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ اب مسلمان ہونے کے بعد میں خدائے واحد کے سوا کسی شخص یا چیز کی عبادت نہیں کروں گا نہ کسی کو سجدہ کروں گا۔ حجرِ اسود کی حیثیت اسلام میں ایک معبود کی ہرگز نہیں بلکہ محض ایک پتھر کی ہے اور اس کو کبھی کسی مسلمان نے سجدہ نہیں کیا اور نہ یہ جائز ہے۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے اس پتھر کو مخاطب کر کے سب کے سامنے فرمایا تھا اِنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ کہ تو محض ایک پتھر ہے جو نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ خانہ کعبہ کا طواف کرنے والوں کے لئے اس پتھر کو چومنا بھی فرض نہیں ہے اور جو چومتا ہے وہ انہیں جذبات کے ماتحت اسے چومتا ہے کہ وہ زمین پر خدا کے واحد مقدس اور پیارے گھر کا ایک حصہ ہے جس طرح کسی شخص کو جب اس کے کسی خاص محبوب کی کوئی چیز یا دیر سے خط ملتا ہے یا وہ اس کو کوئی تحفہ بھیجتا ہے تو وہ اسے پاتے ہی اپنے محبوب کی محبت کی وجہ سے فرطِ جذبات میں چوم لیتا ہے مراد اس چیز کی عبادت نہیں بلکہ اس سے پیار کا اظہار ہوتا ہے اور نہ اس سے مقصد اس تحفہ یا خط کی پرستش ہوتی ہے پس کسی چیز سے محض محبت کا اظہار یا محض اس کو چومنا اس چیز کو معبود اور خدا نہیں بنا دیتا اور نہ دنیا میں لوگوں کی محبوب بیویوں کو بھی معبود ماننا پڑے گا جو ضروری غلط ہے۔ اس کے علاوہ مقدس مکان کے دیکھنے کے وقت اس کی تعریف اور حمد و ثنا اور اس کی خوبیاں اور صفات بیان کی جاتی اور اس سے دعا [illegible] مانگی جاتی ہیں جب کہ حجرِ اسود کے صرف چومنے یا ہاتھ لگانے کے سوا کچھ نہیں کیا جاتا۔ یہ پتھر اسلام سے پہلے بھی ہزاروں سالوں سے خانہ کعبہ کے کونے میں نصب تھا۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ طواف کرتے وقت معتکف اپنے چکروں کی تعداد آسانی سے گن سکتا اور اس بارے میں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوتا وہ عموماً حجرِ اسود والے کونے سے طواف شروع کرتا اور وہاں ہی لوٹ کر آسانی اور تسلی سے اپنا ایک چکر ختم کر لیتا ہے۔ اسلام سے پہلے بھی عربوں نے کبھی اسے اپنا صنم یا بت اور معبود نہیں مانا۔ عبادت کے لئے انہوں نے کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے جن کی باقاعدہ شکلیں تھیں اور سنوارے ہوئے بت تھے جب کہ حجرِ اسود محض ایک بے گھڑا نام پتھر ہے اگر مشرک عربوں میں اس کی حیثیت ایک بت اور معبود کی ہوتی (نعوذ باللہ) مسلمان اسے معبود اور بت سمجھتے تو اس کی ہیئت ایک صنم اور بت کی ہوتی نہ کہ ایک نام بے گھڑے پتھر کی۔

کونے کے پتھر کی پیشگوئی تصویری زبان میں

خانہ کعبہ کا یہ ممتاز پتھر تصویری زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبیوں کی اس عظیم پیشگوئی کی بھی ہزاروں سال سے نمائندگی کرتا رہا ہے جو بائیبل میں اب بھی موجود ہے کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کا پتھر ہو گیا جو اس پر گرے گا چکنا چور ہو جائے گا اور جس پر وہ گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ گویا یہ پتھر ہزاروں سال سے دنیا کے لوگوں اور خصوصاً عرب قوم کو تصویری زبان میں یہ یاد دلا رہا تھا کہ جس طرح یہ عام پتھر ہونے کے باوجود خدا کے مقدس گھر میں لگ کر کونے کا پتھر ہو گیا اور ممتاز حیثیت اختیار کر گیا ہے اسی طرح اس بلادِ طیبہ ام القریٰ کا ایک انسان بشری لحاظ سے ایک عام شخص ہونے کے باوجود اور دنیا کی نظروں میں ایک معمولی یتیم ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھو کر اور محض اسی کے فضل سے دونوں جہانوں کا محمود قرار پا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان اور انسانی کائنات عالم کا سرور و سردار جو جانِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

اس دوران ڈاکٹر صاحب کی بیوی بھی آگئیں انہیں بتایا گیا کہ حضرت مسیح ناصری ایک ایک دن ان اور خدا کے سچے رسول تھے جو اپنا مشن پورا کر کے بنی اسرائیل کو پیغام سنا کر کشمیر کے شہر سرینگر میں ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہو گئے اور ان کی قبر شاہی کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام کی ذات میں پوری ہو چکی ہے۔ وہ یہ سن کر بڑی حیران ہوئیں تاہم جو کتب انہیں پیش کی گئیں۔ دونوں نے ان کا سنجیدگی سے مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد ہم نے ہسپتال کے مریضوں اور سٹاف میں اسلامی لٹریچر تقسیم کیا اور وہاں پر مغرب و عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اور کوئی آٹھ بجے شب واپس سودا کی سمت روانہ ہوئے

دوران سفر دو شرابیوں کو نقد دینے کا نتیجہ

"سودا" سے ہم ابھی کوئی دس میل دور تھے کہ ہمیں موسلا دھار بارش نے آ لیا اور سڑک پر کھڑے ہوئے دو خوش پوش نوجوان نے ہماری کار کو روکنے کے لئے آگے ہو کر ہمیں ہاتھ دیا۔ محترم حاجی عبد اللطیف صاحب کار کھڑی کرنے لگے تو میں نے ایک سابقہ تلخ تجربہ کی بنا پر انہیں مشورہ دیا کہ وہ کار کھڑی کر کے انہیں لفٹ نہ دیں یعنی سوار نہ کریں اس وقت جنگل میں ایسے لوگوں پر اعتماد نہیں کرنا چاہیئے لیکن میرے یہ کہتے کہتے وہ دونوں بیٹھ چکے تھے چنانچہ وہ دونوں بغیر ہم سے پوچھے یا کوئی بات کئے خود ہی کار کا پچھلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئے اور کہنے لگے "ہمیں سودا لے چلیں" اور کار آگے چل پڑی کیونکہ بارش ہو رہی تھی اور ہم نے جلد سودا پہنچنا تھا۔

میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ان میں سے ایک کے ہاتھ میں انگریزی شراب کی ایک بوتل نظر آئی وہ بوتل آگے کر کے مجھے کہنے لگے "پیو گے" ہم نے محسوس کر لیا کہ دونوں نشے میں ہیں پھر بڑی بھیانک سی آواز میں اس نے محترم حاجی صاحب کو یہ کہنا شروع کر دیا۔ MAN, DRIVE FAST OR I WILL KICK YOU OUT AND DRIVE MYSELF

گاڑی تیز چلاؤ ورنہ تمہیں باہر نکال کر میں خود تمہاری کار چلاؤں گا۔ حالانکہ اس وقت اس سے زیادہ تیز چلنا خطرے کا موجب تھا۔ اس کے بعد انہوں نے کسی بات پر آپس میں جھگڑنا شروع کر دیا اور شراب کی بوتل ایک دوسرے سے چھیننے اور گندی گالیاں استعمال کرنے لگے اور ہم بھی اپنی غلطی پر افسوس کرنے لگے کہ انہیں لفٹ دے کر ہم نے خواہ مخواہ خطرہ کیوں مول لے لیا۔ چند منٹ بعد ان میں سے ایک نے شور مچا دیا "کار کھڑی کرو میں نے پیشاب کرنا ہے" اور محترم حاجی عبد اللطیف صاحب کو جھنجھوڑنے اور ان کا کندھا پکڑ کر انہیں گاڑی کھڑی کرنے پر مجبور کرنے لگا لیکن اس وقت جنگل میں ان کے کہنے پر گاڑی کھڑی کر دینا کسی نئے خطرے کا موجب بھی ہو سکتا تھا اس لئے حاجی صاحب مرحوم اسے نرمی سے ٹالتے رہے اور انکار کئے بغیر گاڑی تیزی سے چلاتے چلے گئے اور اردو میں مجھے کہنے لگے کہ "دیکھ لیا مولانا صاحب! ہم نے ان دونوں پر رحم کر کے کتنے بڑے خطرے اور پریشانی میں اپنے آپ کو پھنسا لیا ہے۔ آپ نے کہا بھی تھا کہ گاڑی کھڑی نہ کریں مگر بعض دفعہ فوری فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس وقت میں گاڑی کھڑی کر ہی بیٹھا تھا۔ اب دعا میں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حفاظت سے سودا پہنچائے ورنہ کہیں شراب کے نشے میں مقابلہ کی طاقت اور تاب نہیں رہتی"

گاڑی کے اندر گتھم گتھا ہونے لگے

ادھر وہ شخص اب بھی چیخ چیخ کر شور مچا رہا تھا کہ "گاڑی کھڑی کرو ورنہ میں اندر ہی پیشاب کر دوں گا" لیکن اب چونکہ بارش بہت کم ہو چکی تھی حاجی صاحب نے گاڑی مزید تیز کر دی تاکہ ہم جلد کسی محفوظ علاقہ میں پہنچ سکیں۔ اس دوران وہ دونوں پھر کسی بات پر تکرار کرتے کرتے آپس میں گتھم گتھا ہو گئے اور ان میں سے ایک گالیاں بکتا ہوا ہمیں کہتا رہا کہ "مجھے اس خبیث سے بچاؤ اس نے میری بوتل بھی مجھ سے چھین لی ہے"

تاہم ہم تیزی سے چلتے رہے یہاں تک کہ ناصوری دریا کا بڑا پل آ گیا اور کچھ کچھ آبادی شروع ہو گئی ناصوری سے آگے "سودا" کی جانب کچھ فاصلے پر سڑک کے بائیں اوپر ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی مکرم صابر حسین صاحب کا گھر تھا ہم نے وہاں پہنچتے ہی گاڑی کھڑی کر کے تیزی سے ہارن بجایا چنانچہ اسی وقت بھائی صابر حسین صاحب اور ان کے بیٹے باہر آ گئے اور موری میں ہی ان کو آ گئے۔ ان دونوں شرابیوں کو ہم نے کہا کہ ہم کچھ دیر یہاں ٹھہریں گے آپ لوگ ان جہاں جانا ہے پہلے جائیں مگر وہ گاڑی سے نکلنے پر آمادہ نہ ہوئے اور اصرار کرنے لگے کہ "ہمیں سودا چھوڑ کے آؤ" آخر جب ان کو ہم جس طرح بھی ہو سکا بڑی مشکل سے انہیں پکڑ کر باہر نکالا اور سودا جانے والی ایک بس میں سوار کرا دیا۔

ان کے جانے کے بعد ہمیں یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ حاجی صاحب کی نئی کار کی پچھلی سیٹ اور نچلا حصہ واقعی پیشاب سے گندا ہو چکا تھا۔

وہاں پر بھائی صابر حسین صاحب کی بیگم صاحبہ کے اصرار پر ہم نے ان سب کے ساتھ مل کر کھانا کھایا چائے پی اور پھر کافی دیر تک دینی باتیں اور وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر نصف شب کے قریب وہاں سے روانہ ہو کر ہم بخیریت سودا احمدیہ دارالتبلیغ پہنچ گئے فالحمد للہ تعالیٰ۔ بھائی صابر حسین صاحب اور مکرم حاجی عبد اللطیف صاحب دونوں ۱۹۷۳ء میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔

رہزنی کی ایک واردات اور حفاظتِ الٰہی

سیرالیون کے شہر "بو" میں احمدیہ مشن کی طرف سے احمدیہ تعلیم الاسلام سکول ۲۲ نومبر ۱۹۴۵ء کو ایک عارضی عمارت میں کھولا گیا تھا۔ چونکہ سکول کی عمارت کی تکمیل کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے بلڈنگ گرانٹ مل جانے کی قوی امید تھی اس لئے مخلص کارکنان نے اس غرض کے لئے مگبورکا کے ایک نہایت مخلص لبنانی احمدی سید ابن خلیل سکینی مرحوم سے فوری طور پر مبلغ چھ صد پونڈ قرض لے کر عمارت شروع کرا دی بعد میں عمارت مکمل ہونے پر گورنمنٹ کی طرف سے پوری رقم مل گئی اور قرض بھی چکا دیا گیا۔ تین سو پونڈ کی یہ رقم جو اس وقت ایک خطیر رقم تھی مگبورکا سے لے کر خاکسار ایک احمدی دوست کی کار میں "بو" واپس آ رہا تھا کہ ہم نے دیکھا کہ ہیلے ٹاؤن اور موتیگیری کے درمیان جنگل میں سڑک پر ایک جگہ ہندوستانی تجارتی فرم چیلارام اینڈ کمپنی کی ویگن کھڑی ہے اور اس کے اندر اس فرم کی "بو" برانچ کا منیجر ایک ہندو نوجوان جس کے ہمارے ساتھ بڑے اچھے مراسم تھے۔ زخموں اور آنکھوں میں شدید تکلیف کی وجہ سے کراہ رہا ہے پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ "بو" میں اس وقت کوئی بینک نہ ہونے کی وجہ سے وہ لوگ بینک سے ہزار پونڈ کی رقم لے کر فری ٹاؤن اپنے مرکزی آفس میں جمع کروانے جا رہے تھے کہ عین اسی جگہ پر ہمارے وہاں پہنچنے سے دس پندرہ منٹ پہلے جنگل میں سے نکل کر تین چار افریقن ڈاکوؤں نے انہیں لوٹ لیا ہے اور منیجر کے مزاحمت کرنے پر اسے زخمی کر کے اور تین ہزار پونڈ کی خطیر رقم لے کر فرار ہو گئے ہیں۔

آنکھوں میں مرچیں اور ریت ڈال کر لوٹ لیا

ہوا یوں کہ جب وہ لوگ دن کے وقت "بو" کی جانب سے فری ٹاؤن جاتے ہوئے عین اس جگہ پر پہنچے تو ایک بالکل برہنہ افریقن نوجوان نے جنگل سے نکل کر سڑک کے درمیان پاگلوں کی طرح ناچنا اور گانا شروع کر دیا۔ اور گاڑی کے ہارن کی آواز سن کر بھی وہ ایک طرف نہ ہوا ڈرائیور نے اس خیال سے فوراً وہاں گاڑی کھڑی کر دی کہ کوئی پاگل ہے کہیں بیچارہ مارا ہی نہ جائے گاڑی کا کھڑا ہونا تھا کہ اس برہنہ شخص نے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہندوستانی منیجر اور ڈرائیور کی آنکھوں میں نہایت پھرتی سے ریت اور پسی ہوئی مرچیں ڈال دیں اتنے میں جنگل سے چند مسلح افریقن نکل آئے اور معمولی مزاحمت کے بعد تین ہزار پونڈ کی نقدی کے تھیلے لے کر فرار ہو گئے اور پھر کبھی ان کا سراغ نہ مل سکا۔

اندریں صورت ان کے لئے "بو" واپس آنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ نزدیک ترین پولیس اسٹیشن بھی "بو" میں ہی تھا اس لئے انہوں نے پھر "بو" واپس آ کر پولیس میں رپورٹ درج کرائی لیکن ڈاکو پکڑے نہ جا سکے ایک خفیہ سوسائٹی کے مرغنوں پر شبہ کیا گیا مگر واضح ثبوت ان کے خلاف کوئی نہ مل سکا۔

سینما بینی کے بدنتائج

نوکر نے اللہ تعالیٰ کا ہزار بار شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے ہمیں ایسے حادثہ سے محفوظ رکھا کیونکہ اس وقت ہمارے پاس بھی کار میں

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد صادق صاحب کی یاد میں

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ را جاں داد و فریاد نیامد

(محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر فاضل سابق استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

۱۹ مارچ کی صبح کو مولانا مرحوم اچھے بھلے چلتے پھرتے تھے اور پھر بعض دوستوں سے ملے لیکن شام کو سنا کہ وہ بعارضہ قلب فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دنیا میں روزانہ ہزاروں ایسے لوگ مرتے ہیں جن پر نہ زمین روتی ہے اور نہ آسمان اور سینکڑوں ایسے انسان بھی فوت ہوتے ہیں کہ جن پر زمین روتی ہے مگر آسمان نہیں روتا اور خال خال ایسے انسان بھی ہوتے ہیں کہ جب وہ اس دارِ فانی سے گذرتے ہیں تو ان پر زمین بھی روتی ہے اور آسمان بھی۔ مولانا مرحوم اسی تیسری قسم کے انسانوں میں سے تھے۔ مرحوم میرے کلاس فیلو تھے۔ میں انہیں اور ان کی عادات و اخلاق کو بچپن سے جانتا ہوں۔ ۱۹۲۱ء میں ہم دونوں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے اور ۱۹۲۸ء تک متواتر اکٹھے رہے۔ طالب علمی کے زمانے میں میں نے انہیں کبھی کسی لڑکے سے کشمکش کرتے نہیں دیکھا۔ وہ پڑھائی میں بے حد محنتی تھے۔ کھیلوں سے انہیں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ البتہ اپنی کتابوں اور کاپیوں کو نہایت سنبھال سنبھال کر رکھتے تھے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ۱۹۲۲ء یا ۱۹۲۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ہماری کلاس میں آ داخل ہوئے اور وہ عموماً مولانا محمد صادق صاحب کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ مولانا مرحوم نے ۱۹۲۸ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا پھر ۳۰-۱۹۲۹ء میں جامعہ میں داخل رہے۔ جہاں سے انہوں نے پہلی بار رسالہ جامعہ احمدیہ کا اجراء کیا لیکن وہ صرف ایک نمبر نکالنے کے بعد جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو کر ایشیا کے جنوب مشرقی جزائر میں بطور مبلغ متعین ہوئے۔ اپنی جوانی کا بیشتر حصہ انہوں نے انہی جزائر میں احمدیت کے ایک کامیاب مبلغ کی حیثیت سے صرف کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے متعدد شہروں میں نئی نئی جماعتیں قائم کر لیں۔ ان کے اس تبلیغی زمانے کا تفصیلی طور پر مجھے علم نہیں البتہ ۱۹۷۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں سورت کہف کی اردو تفسیر جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لکھی تھی اس کا عربی میں ترجمہ کرنے کا ارشاد فرمایا ساتھ ہی خاکسار کو بھی ان کی مدد کے لئے مقرر کیا گیا۔ اس طرح ہم مولانا بچپن کے دوستوں میں دوبارہ ربط پیدا ہوا۔ اور مل کر کام کرنے کا موقع ملا۔ انہی ایام میں مولانا موصوف نے اپنی تبلیغی مساعی کے ضمن میں نصرت الٰہی کے بعض ایسے واقعات بتلائے جو نہایت حیرت انگیز اور روح پرور تھے۔ ان واقعات کی تفصیل تو وہی لوگ لکھ سکیں گے جن کی آنکھوں کے سامنے یہ واقعات رونما ہوئے البتہ خاکسار نہایت اختصار کے ساتھ چند واقعات کا ذکر کرتا ہے۔

اوّل:۔ دوسری جنگِ عظیم میں جب جاپان ایشیا کے جنوب مشرقی جزائر پر چھا گیا مولانا موصوف کے متعلق درپردہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ انہیں پھانسی دی جائے گی۔ اس بات کا مولانا موصوف کو بھی علم ہو گیا۔ آپ دعائیں کرتے رہے ان کی اہلیہ ان سے بار بار پوچھتی تھیں کہ آج کل آپ اتنے بے چین کیوں ہیں لیکن آپ ان کو بتاتے نہیں تھے۔ تاکہ وہ اور ان کے بچے پریشان نہ ہوں مولانا کی دعاؤں کا یہ اثر ہوا کہ ان کو خواب میں بتایا گیا کہ دانیال نبی کی کتاب کی فلاں فلاں آیات دیکھو چنانچہ بیدار ہونے پر جب انہوں نے مشارالیہ آیات کو دیکھا تو لکھا تھا کہ ہم نے تم کو حکومت دی مگر تم نے ظلم کیا لہٰذا یہ حکومت تم سے واپس لے لی جائے گی۔ آپ نے اپنے ان تمام ساتھیوں کو بھی جن کے متعلق پھانسی دینے کے احکام صادر ہو چکے تھے یہ خوشخبری دی کہ جاپان کی حکومت کو عنقریب شکست ہو جائے گی اور ہمیں پھانسی دینے سے پہلے وہ خود ہی ختم ہو جائے گی۔

جن لوگوں کو آپ نے یہ بشارت دی ان میں سے بعض سکھ تھے۔ وہ آپ کی اس بات پر بہت حیران ہوئے اور جب چند دن بعد حکومت جاپان نے ہتھیار ڈال دیئے تو وہ سکھ آپ کے ارادت مند ہو گئے۔

دوم:۔ ایک دفعہ آپ نے ایک احمدی دوست سے مبلغ پانچ صد روپے بطور قرض لئے اور وعدہ کیا کہ فلاں تاریخ کو ادا کروں گا۔ چنانچہ جب وہ تاریخ آئی تو وہ احمدی دوست اپنی رقم وصول کرنے کے لئے آپ کے گھر آئے لیکن آپ اس قرض کی ادائیگی کے لئے موعودہ رقم مہیا نہ کر سکے۔ دل میں سخت پریشان تھے لیکن اپنے مہمان کی خاطر مدارات کرتے رہے اور دل ہی دل میں دعا کرتے رہے یا اللہ مجھے اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اسی اثنا میں گلی میں سے ایک ٹرک گذرا جس پر ایک سکھ بیٹھا ہوا تھا اور یہ سکھ بھی وہ تھا جس کو جاپانی حکومت نے پھانسی دینی تھی۔ ٹرک مولوی صاحب کے مکان کے پاس آ کر رک گیا اور اس سکھ نے آواز دی کہ مولوی جی! ذرا باہر آنا۔ مولوی صاحب باہر آ گئے تو اس نے پورے پانچ صد روپے مولوی صاحب کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ رقم کیسی ہے تو اس نے جواب دیا ایک شخص نے عرصہ دراز سے میرا ہزار روپیہ دینا تھا میں نے بارہا مانگا مگر وہ ٹالتا رہا۔ آج میں نے دل میں کہا کہ اگر وہ مجھے ہزار روپیہ دے دے تو میں پانچ سو روپے مولوی جی کو دے دوں گا۔ آج میرا ہزار روپیہ اس نے ادا کر دیا ہے جس میں سے یہ پانچ سو روپے آپ کے ہیں۔

سوم:۔ جب جاپان حکومت نئی نئی آئی تو مارشل لاء کا دور تھا اور عموماً کرفیو لگا رہتا تھا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ مولوی صاحب موصوف کے گھر میں کھانے پینے کے لئے کچھ نہ تھا اور گھر کے جملہ افراد بھوکے تھے۔ جب رات کا کچھ اندھیرا ہوا تو کسی نے آپ کے دروازہ پر دستک دی آپ ڈرتے ڈرتے دروازہ کی طرف گئے کیونکہ خطرہ تھا کہ کوئی دشمن نہ ہو لیکن جب دروازہ کے پاس گئے تو باہر سے السلام علیکم کی آواز آئی۔ دروازہ کھولا تو ایک احمدی دوست کھانے پینے کا کچھ سامان لئے ہوئے کھڑے تھے۔ یہ سامان ان کے حوالے کیا اور خود جلدی سے پکڑے بچاتے واپس چلے گئے۔

چہارم:۔ ایک دن آپ کے کچھ مہمان آئے اور یہ مہمان وہ تھے جو آپ کی بہت خاطر تواضع کیا کرتے تھے۔ لہٰذا مولوی صاحب کی تمنا تھی کہ آج وہ بھی ان مہمانوں کی خوب تواضع کریں۔ مگر حال یہ تھا کہ گھر میں کھانے پینے کی کوئی چیز تھی ہی نہیں مگر باوجود آپ مردانہ حصہ میں بیٹھے ہوئے ان سے پیار اور محبت سے گفتگو فرماتے رہے اور ساتھ ہی دل میں دعا کرتے رہے کہ یا اللہ یہ میرے مہمان ہیں ان کے لئے میں زنانہ حصہ سے دستک دوں آپ دروازہ کے پاس گئے تو آپ کو بتایا گیا کھانے کا انتظام ہو گیا ہے۔ پھر خوشی خوشی کھانا لے آئے اور مہمانوں کے سامنے رکھا۔ یہ کھانا بہت لذیذ تھا اور کثیر مقدار میں تھا۔ جو اس شہر کے غیر احمدی تحصیلدار نے آپ کے گھر بھیجا تھا۔

پنجم:۔ ایک دفعہ ایک عیسائی سے آپ کا مناظرہ ہوا۔ تھوڑی سی گفتگو کے بعد عیسائی نے کہا کہ ان کے پاس کوئی جن ہے جو مجھے بولنے نہیں دیتا۔

یہ وہ مختصر واقعات ہیں جو مولانا مرحوم نے مجھے بتائے اور خدا جانے ایسے کتنے ہی ایمان افروز واقعات ہوں گے جو ہمارے علم میں نہیں آ سکے۔ مولانا موصوف ایک عالم باعمل پابند شریعت بزرگ تھے اور خدا کو ان سے تھا۔ عموماً علمی مسائل پر میری اور ان کی گفتگو ہوتی رہتی تھی میں نے دیکھا ہے کہ ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر ہزاروں رحمتیں ہوں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے گھر کے جملہ افراد کا خود ہی حافظ و ناصر ہو اور ان کے فضل کا سایہ ہمیشہ ان کے سر پر رہے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعا: میرے نانا چوہدری ... صاحب سرشتہ دار فیصل آباد بہت عرصہ بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

نذیر احمد کارکن
دفتر الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع گوجرانوالہ میں تربیتی کلاسز کا انعقاد

[illegible] کو دنیا پر مقدم رکھنے کے مطابق قیادت ضلع گوجرانوالہ نے خدام کو وقت کی قربانی پیش کرنے کی دعوت دی جس پر لبیک کہتے ہوئے شہر و ضلع گوجرانوالہ سے درجنوں خدام نے خود کو پندرہ دن کے لئے وقف کیا۔ ان کے ساتھ اس سال جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے والے شاہدین نے وقف عارضی کے تحت جس جس مقامات کو جس طرح ضرورت مربیان سلسلہ مرکز کی طرف سے خاص طور پر بھیجے گئے۔

[illegible] اعظم صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ کی راہنمائی میں یہ پروگرام بنایا گیا [illegible] ضلع کی ہر جماعت میں خواہ وہاں مجلس قائم ہے یا نہیں ایک تربیتی کلاس منعقد کی جائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل فضل کریم نے اپنے فضل سے ہمیں ہدایت کامیابی کے ساتھ تمام کرنے کی توفیق بخشی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

- ضلع کی ستاون ۵۷ جماعتوں میں تربیتی کلاسز اور تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔
- تیس ۳۰ مقامات پر اشاعت اسلام کے بارے میں سلائیڈز دکھائی گئیں۔
- ایک نصاب مقرر کر کے تیاری کروائی گئی اور ہر جگہ امتحان کا اہتمام کیا گیا۔
- ہر جماعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "برکات الدعا" کا خلاصہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کی گئی۔
- ہر مجلس اور جماعت سے گیارہ ۱۱۰۰ موٹر سائیکل سفر کئے گئے۔
- رفتار عمل وغیرہ کی عملی پروگرام بنا کر پورے کئے گئے۔
- تمام بسوں تین کاروں، ایک جیپ، چار موٹر سائیکلوں اور درجنوں سائیکلوں پر خدام نے مجموعی طور پر تیرہ ہزار تین سو ۱۳۳۰۰ میل کا سفر کیا۔
- قریباً پانچ سو میل سفر پیدل کیا گیا۔
- جماعت کا ماحول کی چار پانچ جماعتوں سے قریبی تعاون ہوا۔
- تقریباً ساڑھے چار ہزار غیر از جماعت دوست ہمارے جلسوں میں تشریف لائے۔

پروگرام کو مرتب کر کے آخری شکل کافی دن پہلے دی گئی جسے سائیکلوسٹائل کروا کر مجالس میں اور وقت کی قربانی پیش کرنے والے خدام میں تقسیم کیا گیا۔

دوران پروگرام محترم مربی صاحب محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر ضلع کی خاص توجہ اور علمی تعاون حاصل رہا۔ پروگرام کے دوران محترم مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی اور متعدد دوسرے علماء مختلف مجالس میں تشریف لائے۔

کامیاب پروگرام:- بفضل خدا چند روز کے اندر اندر ضلع کی ہر جماعت میں تربیتی کلاسز و تربیتی اجلاس منعقد کرنے کا یہ انوکھا اور کامیاب تجربہ تھا۔ جس کے دوران مجلس کی تمام شعبوں کے لحاظ سے کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ ساتھ ساتھ جماعت اور ذیلی تنظیموں سے بھرپور تعاون کیا گیا۔ تربیتی کلاس میں مقرر نصاب کے مطابق جو بھی کی دعاؤں اور تین بنیادی مسائل پر تیاری کروائی گئی نیز اوسطاً ہر جگہ مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر ہوئیں۔

(۱) تربیت اولاد، (۲) تعلیم القرآن، (۳) نماز باجماعت، (۴) ہماری ذمہ داریاں۔

صحت جسمانی:- مجلس والے مقامات پر تعلیمی و تبلیغی سلائیڈز دکھانے کے علاوہ خدمت خلق اور رفتار عمل کے سلسلہ میں کئی عملی پروگرام ہوئے علمی اور دلچسپ مقابلے منعقد کرائے گئے اس طرح ضلع بھر میں بیداری اور ترقی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

گوالقدر انعام:- ہماری خوش قسمتی ہے کہ خصوصی تربیتی مساعی پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستخط سے جملہ شاہدین کے لئے تفسیر صغیر کا تحفہ بطور انعام بھجوایا۔

اس گوالقدر تحفہ کی تقسیم کے لئے ۲۳ مارچ کو ایک بابرکت تقریب مسجد احمدیہ ۴۴

(بقیہ صفحہ ۷)

تین سو پونڈ نقد موجود تھے۔ لیکن ممکن تھا کہ اگر ہماری کار اس ہندوستانی ذہن کے دیگین سے پہلے اس جگہ پہنچ جاتی تو ہم بھی تین سو پونڈ کی رقم سے ہاتھ دھو بیٹھتے اور شاید زخمی بھی ہو جاتے۔ سیرالیون میں دن دہاڑے ایسی نوعیت کا یہ پہلا ڈاکہ تھا جس میں ڈاکوؤں نے اتنی مہارت اور چابکدستی دکھائی ورنہ عام طور پر اس ملک میں اس زمانہ میں ایسے خطرناک ڈاکوؤں کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ دراصل ڈاکہ زنی چوری اور قتل و غارت وغیرہ کے سلسلہ میں وہاں کے آوارہ عنصر کو اس قسم کے ہتھکنڈے سکھانے والی یورپ اور امریکہ کی لچر اور اخلاق سوز فلمیں تھیں جو اس زمانہ میں وہاں کے سینماؤں میں دکھائی جاتی تھیں اور جن کے دیکھنے کے بعد ڈاکہ زنی قتل و غارت بالجبر زنا اور چوری وغیرہ کے ارتکاب کے لئے نئے نئے طریقوں کی وہاں نقل کی جانے لگی تھی۔ خدا تعالیٰ ہماری نئی نسلوں کو سینما اور فلموں کی لعنت سے بچائے۔ آمین۔

درخواستِ دعا

مکرم محمد اسماعیل صاحب ذبیح ویلفیئر اسسٹنٹ بنوں و دیگر ملازمین کے تمام جوڑ بھی کی طرح درد کرتے ہیں۔ بائیں ٹانگ فریباً حادثے کی وجہ سے بے کار ہے ملازمت ختم ہو رہی ہے دائیں ہاتھ کا نچلا حصہ نیم سُن ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبداللہ گیانی منیجر الفضل ربوہ)

(۲) محترمہ امۃ المجید صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالسلام صاحب عرائض پاک گراؤنڈ سمنٹ گولبازار ربوہ نے تعمیر مساجد کے صدقہ جاریہ کے فنڈ میں مبلغ تین ہزار روپے ۳۰۰۰ بھجوائے ہیں موصوفہ دل کے عارضہ کی مریضہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ دعا جلد عطا کرے ہمیشہ انہیں اور انکے تمام خاندان کو اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۴ گوجرانوالہ میں منعقد ہوئی جس میں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ربوہ سے تشریف لا کر شاہدین کو یہ تحفہ عطا فرمایا اس تقریب میں جملہ شاہدین اور مربیان کرام کے تاثرات ریکارڈ کئے گئے اور کئی نئی تجاویز سامنے آئیں۔

شکر گزاری:- خداوند قادر و کریم کا بے انتہا شکر ہے جس نے اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی دعا اور توجہ کے طفیل ہمارے پروگرام کو کامیاب فرمایا پھر جملہ جماعتوں اور مجالس کے صدر صاحبان اور قائدین شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے ہر طرح پورا پورا تعاون کیا۔

محترم چوہدری نصیر احمد صاحب الائیڈ سائنٹفک سٹور لاہور نے اپنے علاوہ کار بھی وقف کئے رکھی۔

مکرم حکیم انوار احمد جان نائب قائد ضلع، احمد صدیق جان صاحب، حمید الدین صاحب، ڈاکٹر ناصر احمد صاحب نے موٹر سائیکلیں وقف رکھیں۔

ملک محمود احمد صاحب نائب قائد ضلع، محمد اختر صاحب امیر قائد شہر، طاہر محمود کھوکھر صاحب، عظمت حیات نعیم صاحب، مسعود احمد صاحب عابد اور چوہدری عنایت اللہ صاحب معتمد ضلع نے بھی محنت سے ساتھ دیا اور بسا اوقات سولہ سولہ گھنٹے کام کیا۔

ان بزرگوں اور دوستوں کے علاوہ بھی بہت سارے لوگوں نے پورے پروگرام کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔ خداوند کریم کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ، محترم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد مقامی محترم پرنسپل جامعہ احمدیہ، محترم مربی صاحب ضلع، محترم امیر صاحب ضلع، دوسرے مربیان اور جملہ شاہدین کو جزائے خیر سے نوازے اور ہم سب کی مساعی کو قبول فرماتے ہوئے بہترین ثمرات عطا کرے۔ اللھم آمین۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۲۱

مکرمہ والدہ صاحبہ طاہر احمد صاحب	پیپلز کالونی	نصف ماہوار	روپے
مکرم شمیم احمد صاحب	"	"	۱۰۰/- "
" ڈاکٹر دلدار احمد صاحب	بٹالہ کالونی	"	۱۰/- "
مکرمہ سعدیہ طاہر شاہ فرحت مقصود	"	"	۱۰/- "
" مریم زیدی حدیقہ زیدی کی امی زیدی بیگم صاحبہ	"	"	۲۵/- "
مکرم رفیع احمد کیپٹن محمد شفیع بیگم بچگان	"	"	۱۰/- "
" میاں محمد یعقوب صاحب	پیپلز کالونی	"	۱۰/- "
" چوہدری نثار احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد طفیل صاحب	"	"	۴۵/- "
" بدر مظفر صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرمہ سلطانہ سہیل احمد صاحبہ	"	"	۱۵/- "
" والدہ طاہر احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرم شیخ لئیق احمد صاحب	"	"	۱۰۰/- "
" شیخ عبدالشکور صاحب	غلام محمد آباد	"	۲۰/- "
" ماسٹر نذیر احمد صاحب	جھال خاندانہ	"	۲۱/- "
مکرمہ امۃ المتین صاحبہ	جناح کالونی	"	۱۰/- "
مکرم عبدالباسط صاحب	"	"	۱۰/- "
" عبداللطیف صاحب	"	"	۲۰/- "
" عبداللطیف صاحب	"	"	۲۰/- "
" ملک عبدالحکیم صاحب	"	"	۱۰/- "
" شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم	"	"	۳۰۰/- "
" شیخ لطیف احمد صاحب مرحوم	"	"	۳۰۰/- "
" عبداللطیف صاحب انور	ٹاؤن شپ	لاہور	۲۵/- "
مکرم میجر ملک محی الدین صاحب	اسلامیہ پارک	"	۱۰/- "
مکرمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ	"	"	۱۰/- "
" نسیم ثروت بیگم صاحبہ	"	"	۱۵/- "
" نصرہ مبارک صاحبہ ملک مبارک صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرم چوہدری حمید الٰہی صاحب	"	"	۱۶/- "
" جاوید احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
" ملک سعید احمد صاحب	دلی گیٹ	"	۲۵/- "
" خواجہ محمد شریف صاحب	"	"	۱۰/- "
" " ظفر اللہ صاحب	"	"	۱۰/- "
" اظہار احمد صاحب	"	"	۹۰/- "
" انعام اللہ صاحب	"	"	۶۵/- "
" محمد احمد ہارون صاحب	ماڈل ٹاؤن	"	۱۱/- "
مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ	"	"	۱۰/- "
" بشریٰ دلفیرہ اختر صاحبہ	"	"	۱۵/- "
" بیگم سیٹھ محمد اکرم صاحب	"	"	۱۰۰/- "
مکرم عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی	"	"	۵۰/- "
" شیخ عزیز الرحمٰن صاحب	شیخوپورہ	"	۱۰۰۰/- "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مستری محمد حسین صاحب	"	"	۲/- "
مکرم عرفان احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرم ملک منور بدر صاحب	"	"	۲/- "
" اظہر احمد صاحب ملک	رحمان پورہ	"	۱۰/- "
" ڈاکٹر غلام نبی صاحب	"	"	۱۰/- "

(باقی)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کے لئے

مطب ناصر دواخانہ ○ گول بازار ○ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: - مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر اطلاع دی جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۴۰۷:

میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان ولد چوہدری رحمت خان صاحب آف موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ قوم جٹ گھمن پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چیف بورڈ فیکٹری جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸/۹/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے ۳۸۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ظفر اللہ خان ولد رحمت خان پاکستان چیف بورڈ فیکٹری پوسٹ بکس ۱۸ جہلم گواہ شد اللہ یار ناصر ولد علی محمد آف کوٹ قاضی ضلع جھنگ حال دارالفضل ربوہ وصیت ۱۹۶۰ گواہ شد محمد اشرف چوہدری ولد محمد شریف محلہ دارالبرکات ربوہ - مکان نمبر ۱۷/۳

مسل نمبر ۲۴۴۰۸:

میں امۃ النصیر بنت عبدالرحمٰن دارالرحمت شرقی ربوہ قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۱/۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے [illegible] ۴۵۰/- روپے میں اپنی [illegible] جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے ۲۸۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امۃ النصیر بنت قریشی عبدالرحمٰن مکان نمبر ۲۱/۲ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد ملک محمد احمد ولد فضل احمد صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ وصیت ۴۵۷۵ گواہ شد نور الحق تنویر ولد سراج الحق صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ وصیت ۱۱۹۶۵

○

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد اصغر صاحب کافی عرصہ سے انتڑیوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار کا چھوٹا بچہ بھی بیمار ہے اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

مساوک احمد - دارالبرکات ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات

(بقیہ صفحہ اوّل)

لوگوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ ایسے لوگ بڑے مخلص اور فدائی ہوں۔ اور اپنے نمونہ سے جماعت میں زندگی اور ولولہ اور جذبہ پیدا کریں کہ ہر نیک کام میں آگے سے آگے بڑھنا ہے۔ اس کے لئے یہ وصیت کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ قائدین کی جماعت ہے۔ جماعت کے اندر احباب جماعت کے آگے آگے چلنے والی جماعت ہے [illegible] صاحب فراست، اعمال صالحہ میں سب سے بڑھ کر، عاجزانہ دعائیں کرنے والے، خدا سے پیار کرنے والے جس طرح تیر کا پھل سب سے آگے ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ کہا گیا ہے کہ ایک طالبہ کا کیا قصور ہے کہ اس کے پاس پیسے نہیں اور وہ مالی قربانی نہیں کر سکتی۔ پھر یہ بھی کہا جائے گا کہ اس کا کیا قصور اگر وہ نمازیں پڑھنے کی بجائے ناولیں پڑھتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نظام وصیت فاسقوں کی جماعت کا نام نہیں۔ یہ خدا کی نگاہ میں سب سے پیارے، قربانی کرنے والے دوسروں کو پیچھے لگا کر خود آگے بڑھنے والے ہیں۔

اعلان کرو کہ بے پردہ عورت کی وصیت منسوخ کی جائے

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھا جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یورپ کی طرح ہمارے ملک میں بھی بے پردگی پر زور دیا جاتا ہے۔ یہ ہرگز مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ عورتوں کی یہ آزادی برائیوں کی جڑ ہے۔ حضور نے یہ اقتباس پڑھنے کے بعد فرمایا کہ آپ کہتے ہیں کہ عورت بے پردہ ہو، تو اس کی وصیت جائز ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بے پردگی برداشت نہیں کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ باقی فیصلے بعد میں ہوں گے۔ میں اس وقت مجیب الرحمٰن صاحب کی بات مان لیتا ہوں کہ ان پر دوبارہ غور کیا جائے۔ مگر آج یہ اعلان کرو کہ ہر عورت جو بے پردہ ہے اس کی وصیت منسوخ کی جائے۔

ہر مرد جو اپنے بھائی کو ایذا پہنچاتا ہے زبان سے طعنے دے کر اسے حقیر سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے۔ ایسے نمایاں طور پر سامنے آنے والوں اور دوسروں کا مال کھانے والوں کے متعلق تو اعلان کرو۔ قرآن نے تو کہا ہے کہ مال ناجائز طور پر کھا کر اس کا جواز پیدا نہ کرو کہ ہم عدالت میں گئے تھے اور ہم نے جھوٹی گواہیاں پیش کر کے مقدمہ جیت لیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جماعتی نظام کا فرض ہے کہ وہ ایسے شخص کو وصیت کے نظام سے نکال دے۔ حضور نے فرمایا کہ جو موٹی اور واضح مثالیں ہیں ان کو تو نکالو۔

حضور نے فرمایا کہ یہ ایک نہایت اہم کام ہے۔ اب ہم ایک نہایت اہم موڑ پر پہنچ چکے ہیں۔ میرا انشراح صدر ہے کہ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس کے لئے تیاری کرو۔ اگر یہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے تو تم نے انسانیت کے استاد اور راہبر بننا ہے۔ وہ کیسے بنو گے اگر تم قرآن نہ پڑھو اپنے بچوں کو نہ پڑھاؤ اور اپنی روحوں کو پاک نہ کرو۔ اور خدا سے تعلق پیدا نہ کرو تو دنیا کو کیا سکھاؤ گے؟

حضور نے فرمایا کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور ان کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ عورتوں کے متعلق یہ باتیں جو ہیں ان کو اگلے سال پھر طے کریں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کام میں نئے آدمیوں کو شامل کریں اور مجیب الرحمٰن صاحب کو بھی شامل کریں۔

اس کے بعد سات بجکر دس منٹ پر حضور نے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ (باقی)

موصیانِ کرام سے ضروری گزارش

نظام وصیت اس کی حقیقت و اہمیت اور بعض قواعد وصیت کے سلسلہ میں الفضل میں گاہے گاہے اعلانات و مختصر نوٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ تمام موصیان کرام/موصیات سے التماس ہے کہ انہیں خود بھی بغور مطالعہ فرمایا کریں بلکہ دوسرے احباب کو بھی جو الفضل کا مطالعہ نہیں کرتے ان سے آگاہ کرتے رہیں۔

جماعت ہائے احمدیہ کے سیکرٹریان وصایا (صدر صاحبان مجالس موصیان) کو چاہئے کہ اپنی جماعت میں سے ہر سہ ماہی میں جملہ موصیان/موصیات کے اجلاس مشترک یا الگ الگ منعقد کر کے ان اعلانات سے ہر ایک موصی/موصیہ کو مطلع کریں۔

الفضل ۱۹ر جنوری ۱۹۲۰ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حسب ذیل ارشاد شائع ہو چکا ہے کہ

"حضرت نے فرمایا کہ جبکہ میں قبل ازیں اعلان کرا چکا ہوں کہ مرض الموت کی وصیت قابل منظوری نہ ہوگی تو میں اسے کس طرح بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی اجازت دوں۔ اس کے بیٹے نے بہت عذر کیا کہ مرحوم کو اعلان کا علم نہیں تھا) مگر حضرت نے فرمایا کہ یہ میرا قصور تو نہیں لوگ کیوں علم حاصل کرنے کا فکر نہیں کرتے۔"

(صدر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ)

اعلان

جن خدام کو اللہ تعالیٰ نے علم و فضل کے ساتھ ملکہ تحریر سے نوازا ہے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے رسالہ ماہنامہ خالد کے لئے اپنے مضامین رقم فرمائیں۔ خدا تعالیٰ کی عطا فرمودہ نعمتوں کے شکرانہ کی ایک کیفیت یہ بھی ہے کہ اس نعمت میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو بھی زیادہ سے زیادہ شریک کیا جائے اور انہیں استفادہ کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا جائے۔ امید ہے خدام بھائی اپنے رسالہ کو زیادہ سے زیادہ دلکش اور مفید تر بنانے میں ہماری اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تقریب شادی

بتاریخ ۲۷ر مارچ بروز جمعرات میرے بھانجے عزیزم محمد یٰسین تبسم ابن بدر الدین صاحب کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ بارات دارالعلوم مشرقی سے دارالعلوم غربی گئی۔

اگلے روز ۲۸ر مارچ کو مکرم محمد امین صاحب دارالعلوم کے مکان پر دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں متعدد بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت شامل ہوئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

خاکسار۔ محمد رفیق تبسم گوجرہ۔ فیصل آباد

مطالعہ کتب برائے لجنات

ممبرات لجنہ کے لئے مارچ اپریل میں راز حقیقت یا لیکچر سیالکوٹ برائے مطالعہ مقرر ہیں تمام صدریں انفرادی مطالعہ پر بھی زور دیں اور ماہوار رپورٹ میں بھی اس کی اطلاع مرکز میں بھجوائیں۔ ابھی تک بہت کم لجنات کی طرف سے رپورٹ ملی ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اکسیر اپھارہ

خنثیٰ اور بہ تیم کے اپھارہ کے لئے

فی پیکٹ -/۲ روپے درجن -/۱۸ روپے

گرکس ۲۰/۶۰ روپے بونس علاوہ

حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت

کیمور ہیومیڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس ربوہ

فون ۶۰۶/۶۰۷

چائنا ہیئر ٹانک

دنیا کے رئیس کی حیرت انگیز ایجاد بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ان کو لمبا اور مضبوط بناتا ہے قیمت دس روپے

امین میڈیکوز ۱۲ پونچھ روڈ لاہور

کیا آپ کے بچے نے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ لیا ہے

براہ کرم اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ آپ کے بچے قاعدہ یسرنا القرآن ضرور پڑھیں۔ اس سے انشاء اللہ وہ جلد قرآن کریم پڑھنا سیکھ لیں گے۔

مینیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴